جماعت احمدیہ U.K اور گیمبیا کے واقفین نو کا نیشنل اجتماع

اور حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا اختتامی خطاب

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ یوکے کے زیر اہتمام 26 فروری 2017ء کو واقفین نو کا نیشنل اجتماع بیت الفتوح لندن میں منعقد ہوا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اس روز اختتامی اجلاس میں رونق افروز ہوئے۔ اختتامی اجلاس کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ عزیزم عبدالمنان نے سورۃ آل عمران کی آیات 33 تا 36 کی تلاوت کی۔ عزیزم خالد احمد نے اس کا اردو ترجمہ اور عزیزم رضا محمود نے انگریزی ترجمہ پیش کیا۔ بعد ازاں عزیزم مطرف احمد نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے منظوم کلام

نونہالانِ جماعت مجھے کچھ کہنا ہے

میں سے چند اشعار خوش الحانی کے ساتھ پڑھے۔ اس کے بعد عزیزم احسان محمود نے اس کا انگریزی ترجمہ پیش کیا۔

نظم کے بعد مکرم مسرور احمد صاحب سیکرٹری وقف نو یوکے نے اجتماع کی مختصر رپورٹ پیش کی۔ جس میں انہوں نے خصوصاً ذکر کیا کہ پہلی بار اس اجتماع کی تمام تر انتظامیہ واقفین نو پر مشتمل ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے 1406 واقفین نو نے امسال اس اجتماع میں شرکت کی، گزشتہ سال کی نسبت امسال 185 واقفین نو کا اضافہ ہوا۔

اجتماع کی رپورٹ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے انگریزی زبان میں خطاب فرمایا۔

تشہد، تعوذ اور تسمیہ کے بعد حضور انور نے فرمایا کہ آج آپ سب یہاں نیشنل وقف نو اجتماع کے لئے جمع ہوئے ہو۔ آپ میں سے بعض حیران ہو رہے ہوں گے کہ ہم کیوں ہر سال ایسی تقریبات کا انعقاد کرتے ہیں۔ ہم اس وجہ سے ایسی تقریبات منعقد کرتے ہیں تا کہ آپ سب ممبرانِ وقف نو کو آپ کی ذمہ داریوں کی اہمیت یاد دلائی جائے، آپ کو اپنی ذمہ داریوں کو نبھانے کے لئے تربیت دی جائے اور آپ کی رہنمائی کی جائے۔

سب سے پہلے آپ کو ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ صرف آپ کا نام وقفِ نو کی فہرست میں ہونا بذات خود کوئی اہمیت نہیں رکھتا۔ آپ صرف اپنے طرزِ عمل کے ذریعہ سے ان حقیقی برکات کو حاصل کر سکتے ہیں جو اس تحریک کے ساتھ وابستہ ہیں۔ آپ کو وقفِ نو کا ممبر ہونے کی حیثیت سے ہر آن اپنے عہد کو پورا کرنے کے لئے مستعد رہنا چاہئے۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ آپ اپنی اخلاقی حالت، روحانی حالت اور اپنی تعلیم کے معیار کو بلند کریں اور دوسروں کی رہنمائی کے لئے بہترین نمونہ بنیں۔ ہر احمدی مرد، عورت اور بچے سے ہمیشہ توقع کی جاتی ہے کہ وہ دینی تعلیمات پر عمل پیرا رہے۔ اگر وقفِ نو کے ممبر صرف بنیادی تعلیمات پر عمل کر رہے ہیں تو وہ کسی امتیاز کا دعویٰ نہیں کر سکتے۔ اس وجہ سے یہ بات کبھی نہ بھولیں کہ آپ وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنی زندگیاں اپنے دین کی خاطر وقف کرنے کا عہد کیا ہے۔ پس اس وجہ سے آپ کو لازماً دینی تعلیمات اور اس کی اقدار کے بلندترین معیار اپنے اندر قائم کرنے کے لئے کوشش کرنی چاہئے۔ اِن تعلیمات اور اقدار میں سب سے اوّل جیسا کہ میں اکثر کہتا ہوں یہ ہے کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے حقوق اس کی عبادت کے ذریعہ ادا کئے جائیں۔ چنانچہ آپ کو لازماً کوشش کرنی چاہئے کہ مسلسل اپنے عبادت کے معیاروں کو بڑھائیں اور اللہ تعالیٰ سے ایک حقیقی لازوال تعلق قائم کرنے کی کوشش کریں۔ اگر آپ اپنی عبادتیں اخلاص کے ساتھ بجا لا رہے ہیں تو آپ اُن سے حظّ اُٹھائیں گے اور عبادت کرنا آپ کو مشکل نہیں لگے گا۔ اور یہ وہ معیار ہے جسے ایک وقفِ نو کو حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ اگر آپ اس میں کامیاب ہو جاتے ہیں تو آپ نہ صرف اپنے خالق سے ایک ذاتی تعلق پیدا کرنے والے ہوں گے بلکہ آپ دوسروں کو بھی راغب کر رہے ہوں گے کہ وہ آپ کے نقش قدم پر چلیں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ سب سے زیادہ اہمیت کی حامل اور سب سے بلند ترین مقام رکھنے والی عبادت روزانہ پنجوقتہ فرض نمازیں ہیں جنہیں روزنہ ادا کرنا لازمی ہے۔ پس آپ کو بہت زیادہ احتیاط کرنی چاہئے کہ آپ کی کوئی بھی نماز چھوٹ نہ جائے۔ نیز آپ کو جب بھی ممکن ہو اپنی نمازیں باجماعت ادا کرنی چاہئیں۔ اور سکول، کالج کے اوقات کے علاوہ آپ کو زیادہ سے زیادہ اپنی مقامی بیت یا صلوٰۃ سینٹرز میں نمازیں ادا کرنی چاہئیں۔

ہم سب اپنا تعارف احمدی ہونے کی حیثیت سے کرواتے ہیں۔ اور ہم فخر محسوس کرتے ہیں کہ ہم نے امامِ وقت حضرت مسیح موعود و مہدی معہود کو مانا ہے۔ لیکن یہ فخر اور اطمینان جو آپ کو اپنے ایمان میں ہے صرف اُس وقت قابلِ تعریف خیال کیا جائے گا، اور صرف اُس وقت اللہ تعالیٰ کی طرف سے قبول کیا جائے گا جب آپ حقیقی معنوں میں اپنے دین کی تعلیمات پر عمل پیرا ہونے والے ہوں گے۔ محض چند الفاظ اپنے دین کے بارہ میں بول دینا ہرگز کافی نہیں ہے۔ جیسا کہ مَیں نے کہا اللہ تعالیٰ کے حقوق کی بجا آوری میں آپ کی سب سے پہلی ذمہ داری یہ ہے کہ آپ روزانہ اپنی پنجوقتہ نمازوں کو باقاعدگی کے ساتھ ادا کریں۔ افسوس کہ طلباء اپنے سکول اور یونیورسٹی کی پڑھائی کو اکثر بہانہ بنا لیتے ہیں اور اپنی نمازیں تاخیر سے ادا کرتے ہیں یا بالکل ہی چھوڑ دیتے ہیں۔ وہ اس بات کو سمجھنے سے قاصر ہیں کہ نماز ایک ڈھال ہے جو انسان کو مزید غلطیاں کرنے سے محفوظ رکھتی ہے۔ پس عبادت کے حقوق ادا نہ کرنے کا نتیجہ یہ ہوگا کہ وہ اپنے آپ کو دوسرے گناہوں میں مبتلا کر رہے ہوں گے اور دین سے دُور ہٹ رہے ہوں گے۔ آپ کو اس معاملہ میں ہر قسم کی سستی اور کمزوری سے اپنے آپ کو بچانا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:
قیامِ نماز کے علاوہ حضرت اقدس مسیح موعود نے ہمیں دوسرے ذرائع بھی بتائے ہیں جن کے ذریعہ سے ہم اللہ تعالیٰ کی عبادت کے حقوق ادا کر سکتے ہیں۔ مثلاً ایک موقع پر ایک شخص حضرت مسیح موعود کے پاس آیا اور کہا کہ اُس سے بہت سی غلطیاں سرزد ہوئی ہیں اور اُس میں بہت سی کمزوریاں ہیں۔ اُس نے حضرت مسیح موعود سے راہنمائی طلب کی کہ کس طرح وہ اپنی کوتاہیوں کو دور کر سکتا ہے۔ حضرت مسیح موعود نے فرمایا کہ نماز اور استغفار ایسی کمزوریوں کے لئے بہترین علاج ہیں۔ ہر انسان کو دوسروں سے زیادہ اپنی کمزوریوں کا علم ہوتا ہے۔ اس لئے آپ حضرت اقدس مسیح موعود کی نصیحت کی طرف زیادہ توجہ دیں کہ اپنے دین میں غفلت کو دُور کرنے کا بہترین علاج فرض نمازوں کی باقاعدہ ادائیگی ہے اور اللہ تعالیٰ سے اپنے گناہوں کی معافی مانگنا ہے۔ آپ چونکہ مغربی ممالک میں رہتے ہیں اور آپ ایک دنیادار معاشرہ میں پروان چڑھے ہیں اس لئے استغفار کی ضرورت اور اہمیت بہت زیادہ ہے۔ کیونکہ استغفار انسان کو شیطان اور معاشرے میں جو بداخلاقیاں عام پائی جاتی ہیں اُن سے بچنے کا ایک شاندار ذریعہ ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جیسا کہ میں نے کہا واقفِ نو کو دوسروں کے لئے نمونہ ہونا چاہئے۔ اس لئے آپ کو لازماً زیادہ سے زیادہ استغفار کرتے رہنا چاہئے تا کہ آپ کے روحانی اور اخلاقی معیار مسلسل بڑھیں اور ترقی کرتے رہیں۔ مزید برآں حضرت اقدس مسیح موعود نے ہمیں تعلیم دی ہے کہ انسان کو ان الفاظ میں دعا مانگنی چاہئے کہ اے اللہ! تو مجھ میں اور میرے گناہوں میں بہت دُوری پیدا کر دے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ انسان ہر قسم کی غلط کاریوں اور گناہوں سے محفوظ رہے۔ حضرت مسیح موعود نے فرمایا ہے کہ جب ایک انسان اخلاص کے ساتھ باقاعدگی سے اس دعا کا وِرد کرتا ہے تو وقت کے ساتھ ساتھ یہ دعا ضرور قبول ہو جاتی ہے۔ پس وقفِ نو کا ممبر ہونے کی حیثیت سے آپ کو بار بار یہ دعا کرنی چاہئے تا کہ آپ کی راہنمائی سیدھے رستہ پر ہو اور آپ اپنے عہد کو پورا کرنے والے ہوں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: حضرت مسیح موعود نے یہ بھی تعلیم دی ہے کہ اپنے نفس سے جہاد کرنا بھی ایک قسم کی عبادت ہے۔ یعنی ایسے نفس سے جہاد کرنا جو گناہوں کی طرف انگیخت کرتا ہو۔ مثلاً اگر ایک انسان رات کو سوتا اور صبح فجر کے لئے اُٹھتا ہے اور باوجود انتہائی تھکاوٹ کے (بیت) جاتا ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کے فضل کو حاصل کرنے والا ہوگا۔ ایک طرف تو اُسے بروقت باجماعت نماز کی ادائیگی کا ثواب ملے گا اور دوسری طرف اُسے اپنے نفس کو شکست دینے کا ثواب ملے گا کیونکہ اُس نے سستی کو دُور کیا اور اپنے دین کو مقدم رکھا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ایک اور بہت بڑی ذمہ داری جو آپ پر عائد ہوتی ہے وہ (دین) کا دفاع ہے اور غلط، بے بنیاد الزامات کا جواب دینا ہے جو ہر روز (دین) کی تعلیمات پر لگائے جاتے ہیں۔ یاد رکھیں کہ آپ کی پیدائش سے قبل آپ کی زندگیاں آپ کے والدین نے اس امید اور خواہش سے وقف کی تھیں کہ اُن کا بچہ جو ابھی پیدا نہیں ہوا (دین) اور حضرت مسیح موعود کے مشن کی خدمت کرے گا۔ بلوغت اور سمجھ بوجھ کی عمر کو پہنچ کر آپ نے خود اس عہد کی تجدید کی ہے اور آپ نے خود وقفِ نو کا ممبر رہنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس کے نتیجہ میں آپ پر اپنے دین کی خاطر بہت بڑی ذمہ داری عائد ہوتی ہے اور اس بارہ میں آپ پر بہت بڑا اعتماد کیا جاتا ہے۔ آجکل کی دنیا میں لوگ (دین) پر ہر جہت سے وار کر رہے ہیں۔ اس لئے وقفِ نو کی حیثیت سے ہمیں اپنے دین کے دفاع کے لئے صفِ اوّل میں کھڑا ہونا چاہئے۔ لیکن یہ زمانہ جہاد بالسیف کا زمانہ نہیں ہے۔ بلکہ ہم ایک ایسے زمانہ میں رہ رہے ہیں جس میں لوگ لٹریچر کے ذریعہ سے، میڈیا کے ذریعہ سے، انٹرنیٹ کے ذریعہ سے اور اسی سے ملتے جلتے ذریعوں سے (دین) پر حملہ آور ہیں۔ اس لئے آپ کی یہ ذمہ داری ہے کہ اُن الزامات کا ردّ اسی طرز سے کریں جس طرز سے وہ الزامات (دین) کے خلاف اٹھائے گئے ہیں۔ مثلاً بعض دہریوں نے (دین) کی تعلیمات کو بلاسیاق وسباق کے لیا ہے تا کہ وہ اپنے مقاصد کو پورا کر سکیں۔ اس لئے آپ کو اپنے دین کا علم ہونا چاہئے تا کہ آپ اُن کے غلط دعووں کا جواب دے سکیں۔ اسی طرح دوسرے ادیان کے لوگ یا بعض سیاستدان اور بعض صحافیوں

نے (دین) کے خلاف آواز اُٹھائی ہے۔ اور اُسے ایک تشدد پسند مذہب قرار دیا ہے۔ اس حوالہ سے المناک صورتحال یہ ہے کہ اُن کی شکایتیں اور اُن کے خوف کسی حد تک سمجھے جا سکتے ہیں اور کسی حد تک جائز ہیں۔ نعوذ باللہ میرا ہرگز یہ مطلب نہیں کہ (دین) کے خلاف اُن کے دعووں میں کوئی بھی حقیقت ہے۔ لیکن اس بات سے کوئی انکار نہیں کہ (۔) دنیا کی عمومی حالت مایوس کُن اور قابل رحم ہو چکی ہے۔ اکثر (۔) اپنے دین کی تعلیمات کو بھول چکے ہیں اور اس کا ثبوت یہ ہے کہ بہت سی جنگوں اور تنازعات کا مرکز (۔) دنیا بنی ہوئی ہے۔ بعض نام کے (۔) ایسی ایسی کارروائیوں میں حصہ لے رہے ہیں جنہیں ایک ایسا انسان جس میں انسانیت کی کوئی بھی رمق باقی ہے ہرگز سمجھ نہیں سکتا۔ دہشت گرد اور تشدد پسند گروہ انتہائی ہولناک اور گھناؤنے مظالم ڈھا رہے ہیں۔ اُن کی گھناؤنی کارروائیاں ہر لحاظ سے (دین) کی غلط تصویر پیش کر رہی ہیں۔ وہ مسلسل بہیمانہ قتل و غارت گری، عصمت دری، لُوٹ مار وغیرہ میں ملوث ہیں جنہیں بیان کرنا ناممکن ہے۔ اُن کی بُرائیوں کی کوئی حد نہیں ہے۔ اور یہ ایک بہت بڑا سانحہ اور انتہائی افسوسناک حالت ہے کہ وہ ایسی بُری کارروائیوں کو (دین) کے نام پر جاری رکھے ہوئے ہیں۔ حالانکہ (دین) وہ مذہب ہے جس نے انسانی جان کی سب سے زیادہ عظمت اور حُرمت قائم کی ہے۔ ایک طرف تو انتہا پسند نہتے اور معصوم غیر مسلموں کو نشانہ بنا رہے ہیں اور دوسری طرف وہ اپنے (۔) ساتھیوں کا بھی خون بہا رہے ہیں۔ بیشک ایسے لوگوں کا مقدر جہنم ہے کیونکہ قرآن کریم میں قطعی طور پر لکھا ہے کہ اگر ایک (۔) اپنے ساتھی (۔) کو قتل کرتا ہے تو اس کی جزا جہنم ہے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ نے اعلان کیا ہے کہ ایک بے قصور انسان کا قتل تمام انسانیت کو قتل کرنے کے برابر ہے۔ جس راہ سے بھی تصور کیا جائے ہر راہ سے (۔) کے پاکیزہ نام کو بدنام کر رہے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پس وقف نو ہونے کی حیثیت سے آپ کو لازماً اپنی ذمہ داریوں کی اہمیت کو سمجھنا چاہئے جو آپ پر عائد ہوتی ہیں۔ یاد رکھیں کہ (دین) کا دفاع حضرت مسیح موعود کی جماعت کے سپرد ہے اور وقف نو کا ممبر ہوتے ہوئے آپ کو لازماً اس کوشش میں سب سے آگے ہونا چاہئے۔ یہ ہر احمدی (۔) کا کام ہے لیکن خاص طور پر یہ اُن کا کام ہے جنہوں نے اپنی زندگی دین کی خدمت کے لئے وقف کی ہے کہ وہ کھڑے ہوں اور دنیا پر ثابت کریں کہ (دین) ایک امن پسند مذہب ہے اور اس کا ہرگز اُس غیر منصفانہ تصویر سے کوئی تعلق نہیں جو ہم روزانہ میڈیا میں دیکھتے ہیں۔ یہ آپ پر منحصر ہے کہ آپ لوگوں کا خوف اور اُن کی غلط فہمیوں کو دُور کریں۔ اور انہیں قرآن کریم کی کامل تعلیمات اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اُسوہ حسنہ سمجھائیں۔ یہ جہاد جو (دین) کی حقیقی تعلیمات کو پھیلانے کا جہاد ہے آسان کام نہیں ہے اس لئے آپ کو بہت محنت کرنی پڑے گی اور بہت سی قربانیوں کیلئے تیار رہنا ہوگا۔..........

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت سے عربوں نے احمدیت قبول کی ہے۔ لیکن جب وہ اپنے ملکوں میں (۔) کے ہولناک واقعات سناتے ہیں تو انسان کو دھچکا لگتا ہے۔ وہ علماء اپنے اثر و رسوخ کی وجہ سے حکمت اور سچائی سے دوسروں کی رہنمائی کرنے کی بجائے اپنے اختیارات کا اور لوگوں کے اعتبار کا بدترین طریق پر ناجائز فائدہ اُٹھاتے ہیں۔ مثلاً اگر ایک انسان کسی ذہنی بیماری یا ہسٹیریا یا کسی صورت میں مبتلا ہو جاتا ہے تو اُس کے ساتھ ہمدردی سے پیش آنے کی بجائے یا کسی اَور علاج کی بجائے وہ یہ کہہ دیتے ہیں کہ کسی جن نے اُسے آلیا ہے۔ اور جن کو نکالنے کیلئے وہ اُسے بیدردی سے مارتے پیٹتے ہیں یا کوئی اور وحشیانہ طریق اختیار کرتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: حضرت مسیح موعود کے زمانہ میں اس بات پر بھی بڑی شدت سے ایمان رکھا جاتا تھا جسے آج بھی بعض دور دراز علاقوں میں مانا جاتا ہے کہ غیر مسلموں کے مال و دولت کو ناجائز طریق پر ہتھیانا یا لُوٹنا جائز ہے۔ پھر اس سے بڑھ کر وہ یہ ایمان رکھتے ہیں کہ ایک غیر مسلم کی بیوی کو اغوا کرنا جائز ہے یا زبردستی ایک غیر مسلم عورت کو نکاح کے بغیر اپنے گھر لے جانا بھی جائز ہے۔ بعض مسلمانوں کی جہالت کے اس معیار پر بات کرتے ہوئے حضرت مصلح موعود نے ایک مرتبہ حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل کا ایک ذاتی واقعہ بیان فرمایا جو ہندوستان کے شہر امرتسر میں آپ کو پیش آیا۔ امرتسر آمد پر حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل نے ایک (۔) کو چار آنے کا سکہ دیا جو آج 25 پینس کے برابر ہے۔ آپ نے اُس (۔) کو کہا کہ جاؤ اور مٹھائی لاؤ۔ جب وہ (۔) واپس آیا تو اُس کے پاس مٹھائی بھی تھی اور پیسے بھی تھے۔ اس پر حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل نے اسے پوچھا کہ یہ پیسے ابھی تک اُس کے پاس کیوں ہیں؟ اُس (۔) نے جواب دیا کہ یہ تو مالِ غنیمت ہے یعنی جنگ کی لوٹ مار کا حصہ ہے۔ یہ کیا ہی فضول بات ہے۔ پھر اُس (۔) نے مزید بتایا کہ مٹھائی خریدنے کے بعد اُس نے دُکاندار کی توجہ کسی اَور طرف پھیر دی اور دکاندار سے کہا کہ وہ دُکان کی دوسری طرف سے فلاں چیز لائے۔ چنانچہ جب وہ دکان کی دوسری طرف گیا تو اُس نے کاؤنٹر سے پیسے واپس لے لئے۔ یہ سُن کر حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل بہت پریشان ہوئے اور فرمایا کہ یہ تو چوری ہے۔ اس پر اُس (۔) نے پُرسکون انداز میں کہا کہ یہ چوری میں شمار نہیں ہوتا کیونکہ دُکاندار ایک ہندو تھا۔ غیر مسلم کا مال و متاع لے لینا سراسر جائز ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: یہ تو جہالت کی انتہا ہے اور (دینی) تعلیمات کی کلیۃً خلاف ورزی ہے۔ مزید برآں بعض (۔) یہ بھی دعویٰ کرتے ہیں کہ زمینوں کے حصول کیلئے اور لوگوں پر قبضہ کرنے کے لئے جارحانہ اور متشددانہ جہاد جائز ہے۔ یقیناً ایسے لوگوں کی وجہ سے بہت سی تشدد پسند تنظیمیں دہشتگرد کارروائیوں مثلاً سر قلم کرنا یا اَور بہیمانہ اور سفاکانہ کارروائیوں کو جائز ٹھہراتی ہیں۔ اگر یہ دشمنی اور ناانصافی سے پُر تعلیمات (دین) کا حصہ ہوتیں تو کون اپنے ذہنی توازن کو قائم رکھتے ہوئے انہیں قبول کرتا؟ جیسا کہ میں نے کہا یہ فقط ماضی کے قصے اور کہانیاں نہیں ہیں بلکہ آجکل بھی بعض (۔) ایسی بہیمانہ اور ظالمانہ کارروائیوں میں ملوث ہیں۔ پس یہ بعض جاہلانہ رویوں اور عقائد کی مثالیں ہیں جو (۔) دنیا میں پھیل چکی ہیں۔ کون ایسی غیر منصفانہ تعلیمات کو مان سکتا تھا؟ کون ایسی مسخ شدہ (دینی) تعلیمات کو قبول کر سکتا تھا؟ یقیناً کوئی مہذب انسان اسے ہرگز قبول نہیں کرے گا۔ البتہ ہم احمدیوں کو سچائی اور صداقت کا علم ہے۔ اور ہم جانتے ہیں کہ دہشتگرد یا نام نہاد (۔) جو (دین) کی تصویر ظاہر کر رہے ہیں اس کا (دین) کی حقیقی اور اصل اقدار سے کوئی تعلق نہیں۔ حقیقت یہ ہے اور ہمیشہ یہی حقیقت رہے گی کہ (دین) اُن شاندار اور عظیم الشان تعلیمات پر مشتمل ہے جن پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عمل کیا، خلفائے راشدین نے عمل کیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ نے عمل کیا۔ (دین) کے اُس اوائل زمانہ پر نظر ڈال کر بھی پتہ چلتا ہے کہ بہت سے (۔) مسلسل (دین) کی اصل تعلیمات پر عمل پیرا تھے اور (دین) کی اصل تعلیمات کی تبلیغ جاری رکھے ہوئے تھے لیکن زمانہ گزرنے کے ساتھ ساتھ (۔) میں گناہ اور بُرے اعمال راہ پانے لگے۔ یہ بُرائیاں جاری رہیں اور ترقی کرتی رہیں یہاں تک کہ (۔) کی اکثریت (دین) کی حقیقی تعلیمات بھلا بیٹھی اور یہی وہ وقت تھا جب اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود کو (دین) کی نشاۃ ثانیہ کیلئے مبعوث کیا۔ حضرت اقدس مسیح موعود کی رہنمائی سے احمدی (۔) نہایت خوش نصیب ہیں کہ انہیں (دین) کی حقیقی تعلیمات دکھائی گئیں۔ لیکن آپ کے لئے یہ کافی نہیں ہے کہ صرف زبانی حضرت مسیح موعود کو قبول کریں۔ البتہ آپ کا طرز عمل خاص طور پر وقف نو ہونے کی حیثیت سے لازماً اعلیٰ نمونہ ہونا چاہئے۔ یہ آپ کی ذمہ داری ہے کہ اپنی زندگی (دین) کی خدمت کے لئے گزاریں۔ یہ (دین) کی حقیقی تعلیمات کو پھیلانے اور لوگوں کو ان تعلیمات سے آگاہ کرنے کا ذریعہ ہوگا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ (دین) ہرگز ایسا نہیں ہے جیسا کہ میڈیا میں دکھایا جاتا ہے۔ (دین) ایسا مذہب نہیں ہے جو قتل کرنے کی یا دوسروں کو معذور بنانے کی اجازت دیتا ہو۔ (دین) ایسا مذہب نہیں ہے جو ایمان و عقائد میں کسی قسم کے جبر کی اجازت دیتا ہو۔ (دین) ایسا مذہب نہیں ہے جس میں عورتوں سے زیادتی کرنا، اُن کی عصمت دری کرنا یا اُن کو اغوا کرنا جائز قرار دیا گیا ہو۔ (دین) کوئی دہشتگردی یا تشدد پسند مذہب نہیں ہے۔ (دین) دشمنی اور انتقام والا مذہب نہیں ہے۔ (دین) ایسا مذہب نہیں ہے جو کسی قسم کے فریب، دغابازی یا دھوکہ بازی کو جائز قرار دیتا ہو۔ (دین) بداخلاقی یا گناہوں والا مذہب نہیں ہے بلکہ (دین) ایسا مذہب ہے جو امن اور رواداری کو معاشرے کی ہر سطح پر فروغ دیتا ہے۔ (دین) ایسا مذہب ہے جو ہمیں اپنے ایمان اور عقیدہ کے اختیار کرنے میں آزادی کی تعلیم دیتا ہے اور مختلف اقوام مختلف رنگ و نسل سے تعلق رکھنے والے لوگوں میں اور اُن کے عقائد اور ایمانوں میں ہم آہنگی پیدا کرتا ہے۔ یہ وہ پیغام ہے جسے آپ کو ہمیشہ اپنے قول اور فعل سے دنیا کے ہر کونے میں پھیلانا چاہئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اس وقت ماشاء اللہ 15 سال سے زائد عمر رکھنے والے واقفین نو کی تعداد یہاں یوکے میں 1086 ہے۔ اگر آپ میں سے ہر ایک اپنے دین کی ذمہ داریوں کو سمجھے اور انہیں اپنا فرض بنا لے تو اس کے عظیم الشان نتائج پیدا ہو سکتے ہیں۔ اگر آپ اپنے عہد کے تقاضے کو پورا کرنے والے ہوں تو آپ اُس نسل میں شمار کئے جا سکتے ہیں جو اس معاشرے میں ایک روحانی انقلاب پیدا کرنے والی ہے۔ اس زمانہ میں صرف ہماری جماعت ہی ہے جو (دین) اور اس کی تعلیمات کی حفاظت کر سکتی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: بے شک یہ تمام احمدیوں کا کام ہے لیکن سب سے بڑی ذمہ داری آپ جیسے لوگوں پر ہے جنہوں نے اپنی زندگیاں دین کی خدمت کے لئے وقف کی ہیں۔ اس کام کو سرانجام دینے کے لئے ضروری ہے کہ آپ اپنے دین کو سمجھیں اور اس کی تعلیمات سے آگاہ ہوں۔ اس لئے آپ کو روزانہ قرآن کریم کا مطالعہ کرنا چاہئے تا کہ آپ اللہ تعالیٰ کے احکامات کو جان سکیں اور ان پر عمل کر سکیں۔ اسی طرح آپ کو حضرت مسیح موعود کی کتب پڑھنی چاہئیں جن کا ترجمہ انگریزی میں ہو چکا ہے۔ اور آپ میں سے وہ جنہیں اردو پڑھنی آتی ہے انہیں دوسری کتب بھی پڑھنی چاہئیں۔ آپ کو ایم ٹی اے سے جُڑنے کی کوشش کرنی چاہئے اور کم از کم ایک گھنٹہ خواہ کوئی بھی پروگرام ہو دیکھنا چاہئے۔ اور خاص طور

پر میرے خطبہ جمعہ کو سنا کریں۔ اس طرح آپ کا تعلق خلافتِ احمدیہ سے بھی قائم ہوگا۔ قرآن کریم اور کتب حضرت مسیح موعود کے مطالعہ سے یا اور ذرائع سے آپ کو جو علم حاصل ہوگا وہ آپ کے لئے عقل اور دانش کے ہتھیاروں کی مانند ہوگا اور روحانی اسلحہ کا کام دے گا تا کہ آپ اُن لوگوں کے الزامات کا جواب دیں اور اُن کے الزامات کا ردّ کریں جو (دین) کے خلاف بات کرتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: بات کو آگے بڑھاتے ہوئے میں بعض خصوصی ہدایات پیش کرنا چاہتا ہوں جو حضرت مسیح موعود نے اپنے پیروکاروں کو دی ہیں جن پر عمل کرنا ہر احمدی کا کام ہے۔ لیکن اِن ہدایات پر خاص طور پر اُن لوگوں کو عمل کرنا چاہئے جنہوں نے اپنی زندگیاں (دین) کی خدمت کیلئے وقف کی ہیں۔ حضرت مسیح موعود نے فرمایا ہے کہ انسان کے اخلاق و عادات کو ہر آن خدا تعالیٰ کے احکامات کے تابع ہونا چاہئے۔ اور اس حد تک ہونا چاہئے کہ دوسرے لوگ اُن کے اخلاق کی تصدیق کریں اور اس بات کی تصدیق کریں کہ وہ (دین) کی تعلیمات کا عملی نمونہ ہے۔

آپ نے مزید فرمایا کہ اگر ایک احمدی اس طرح عمل نہیں کرتا تو وہ احمدی مرد اور عورت بُرا نمونہ دکھانے کی وجہ سے قصوروار ہے جو دوسروں کے ایمان کو کمزور کرسکتا ہے۔ اور ایسے احمدی کو اُسی طرح بدنام کر رہے ہوں گے جس طرح دوسروں نے کیا ہے اور وہ اس کے مجرم ہوں گے۔

حضرت مسیح موعود نے فرمایا ہے کہ صرف وہ لوگ جو شرائط بیعت کے مطابق دین کو دنیا کے ہر معاملہ پر مقدم رکھنے والے ہوں گے وہی لوگ آپ کی جماعت کے حقیقی افراد سمجھے جائیں گے۔ آپ میں سے اکثریت سمجھ بوجھ اور بلوغت کی عمر کو پہنچ گئی ہے۔ اس لئے آپ کو سنجیدگی سے اپنا جائزہ لینا چاہئے کہ کیا آپ شرائط بیعت کو پورا کرنے والے ہیں؟

مزید برآں حضرت مسیح موعود نے فرمایا ہے کہ آپ کے ماننے والوں کو فضول اور غیر اخلاقی قول و فعل سے دُور رہنا چاہئے۔ اس زمانہ میں غیر اخلاقی اور نامناسب ٹی وی پروگرام یا فلمیں دیکھنا یا سوشل میڈیا پر یا مختلف چیٹ گروپس پر چیٹنگ کر کے وقت ضائع کرنا فضول اور غیر اخلاقی کاموں میں شامل ہے۔ ایسے کام نقصان دہ ہیں اور بداخلاقیوں اور دوسرے گناہوں کا پیش خیمہ ہیں۔ اس لئے اگر آپ ان بُرے کاموں میں پڑ جائیں گے تو آپ اپنے عہد کو جو آپ نے وقفِ نو کا کیا ہے پورا کرنے والے نہیں ہوں گے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: حضرت مسیح موعود نے دوسروں کے حقوق ادا کرنے کی طرف بار بار تلقین کی ہے۔ پس ہمارے واقفین نو کو بے نفس ہونا چاہئے اور کبھی بھی خود غرض نہیں ہونا چاہئے۔ آپ کو اپنی ضرورتوں اور اپنے نام و نمود کی فکر کی بجائے اس بات پر غور کرنا چاہئے کہ آپ دوسروں کی کیسے مدد کر سکتے ہیں اور اُن کے حقوق کس طرح ادا کر سکتے ہیں۔ ایک واقف نو کو کبھی بھی دوسروں کے لئے تکلیف کا باعث نہیں ہونا چاہئے اس کے برعکس انہیں ہمیشہ ہمدرد، شفیق اور دوسروں کا خیال کرنے والا ہونا چاہئے۔ اس وجہ سے کسی بھی جگہ آپ اگر کسی کی مدد اور کسی کی معاونت کر سکتے ہیں تو آپ کو کبھی بھی اس موقع کو گنوانا نہیں چاہئے۔

اسی طرح حضرت مسیح موعود نے اپنے پیروکاروں کو یہ تعلیم دی ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ سے اپنی کوتاہیوں کی معافی مانگتے ہوئے سنجیدگی سے توبہ کریں اور یہ بات یاد رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اُن کے ہر کام کو دیکھ رہا ہے۔ آپ شاید اپنے اعمال کو دوسروں سے چھپا سکتے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ سے نہیں۔ اس وجہ سے کبھی بھی ایسے کام نہ کریں جو (دینی) تعلیمات کے برعکس ہوں۔

حضرت مسیح موعود نے مزید فرمایا ہے کہ اگر آپ کے ماننے والے اپنے اندر عملی تبدیلی پیدا نہیں کریں گے اور مسلسل روحانی طور پر اور اخلاقی طور پر اپنا معیار نہیں بڑھائیں گے تو اُن کا بیعت کرنا اور آپ کی جماعت میں داخل ہونا اُن کیلئے بے فائدہ ہے۔ آپ نے فرمایا کہ اُن لوگوں کا رویہ جو اپنے عملی نمونہ میں ترقی نہیں کرتے ظاہر کرتا ہے کہ انہیں حضرت مسیح موعود کو قبول کرنے کی ضرورت پر ایمان ہی نہیں ہے۔ یہ ایک ایسی بات ہے جس پر ہر احمدی کو غور کرنا چاہئے اور اس پر سوچ و بچار کرنا چاہئے اور خاص طور پر وقفِ نو کے ممبر کو ضرور سوچنا چاہئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آپ میں سے اکثریت کی اب شادی ہو چکی ہے یا آپ میں سے اکثریت شادی کی عمر کو پہنچ رہے ہیں۔ اس لئے آپ کو میں یہ یاددہانی کرانا چاہتا ہوں کہ آپ کو احمدی لڑکیوں سے شادی کرنی چاہئے۔ اپنی اہلیہ اور فیملی کی ذمہ داریوں کو حتی الوسع ادا کرنا چاہئے۔ آپ اس بات کو یقینی بنائیں کہ آپ بخوشی شادی کے بندھن کو قائم رکھیں گے اور آپ کو اس کے لئے دعا بھی کرنی چاہئے۔ اپنے گھروں میں آپ کو بہترین اخلاق کا مظاہرہ کرنا چاہئے اور اپنی فیملی سے پیار، شفقت اور عزت کے ساتھ پیش آنا چاہئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: مزید برآں وقفِ نو ہونے کی حیثیت سے آپ کے لئے یہ ضروری ہے کہ جماعت کے ساتھ آپ کا ایک گہرا تعلق رہے اور آپ جماعت کی خدمت کے لئے زیادہ سے زیادہ وقت دیں۔ آپ میں سے وہ جنہیں ابھی تک کُل وقت جماعت کی خدمت کے لئے بلایا نہیں گیا انہیں چاہئے کہ اس کے باوجود وہ مسلسل اور باقاعدہ ایک وقت جماعت کی ڈیوٹیوں کے لئے مقرر کریں۔ اگر جماعت کی خدمت کے لئے روزانہ وقت دینا ممکن نہیں تو پھر کم از کم آپ کو ایک دن ہفتہ میں مقرر کرنا چاہئے۔ بعض واقفین نو ایسے ہیں جو نہ پڑھائی کر رہے ہیں اور نہ ہی کام کر رہے ہیں۔ اس لئے جب تک وہ کام کی تلاش میں ہیں انہیں وقفِ نو کی انتظامیہ کو اپنے حالات سے مطلع کرنا چاہئے اور اس دوران جماعت کی خدمت کرنی چاہئے جب تک انہیں کوئی مناسب کام نہیں مِل جاتا۔ گھر پر وقت ضائع کرنا بالکل غلط اور نقصان دہ ہے اس لئے آپ کو فارغ وقت میں جماعت کی مفید خدمت کرنی چاہئے۔ اسی طرح اگر آپ کسی کمپنی میں کام کرتے ہیں یا کہیں اور تو آپ کو اپنے دین کے حوالہ سے ذمہ داریوں کو کبھی نہیں بھولنا چاہئے اور دوسروں کے لئے بہترین عملی نمونہ ظاہر کرنے کی کوشش کرنی چاہئے تاکہ وہ آپ سے سیکھ سکیں۔ اس طرح آپ اپنے طرز عمل سے (دعوت الی اللہ) کر رہے ہوں گیاور ہمہ وقت وقف کرنے سے پہلے ہی آپ (دین) کے پیغام کو پھیلا رہے ہوں گے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آخر پر میں کم عمر کے واقفین نو کو اُن کی ذمہ داریوں کی یاد دلانا چاہتا ہوں جو اطفال الاحمدیہ کے ممبر ہیں۔ آپ میں سے ہر ایک کو سکول میں اپنی تعلیم پر خاص توجہ دینی چاہئے۔ اسی طرح آپ کو کمپیوٹر گیمز کھیل کر یا دوسری الیکٹرانک گیمز کھیل کر اپنے اوقات ضائع نہیں کرنے چاہئیں بلکہ جب آپ کو فارغ وقت ملے تو آپ کو باہر جانا چاہئے، باہر گیمز یا ورزش کرنی چاہئے اور تازہ ہوا سے فائدہ اُٹھانا چاہئے۔ یہ لمبے عرصہ کے لئے آپ کی صحت کے لئے مفید ہوگا۔

اس کے علاوہ آپ کو اچھا برتاؤ کرنا چاہئے اور اپنے ماں باپ کا کہنا ماننا چاہئے۔ سب سے بڑھ کر آپ کو لازماً روزانہ پنجوقتہ نماز ادا کرنے کی عادت ڈالنی چاہئے اور ہر معاملہ میں سچ بولنا چاہئے۔ ہر دن آپ کو آگے بڑھنا چاہئے اور سکول کی تعلیم کے علاوہ آپ کو اپنا دینی علم بھی بڑھانا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو میری باتوں کو سمجھنے اور ان پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور آپ سب اپنے وقف کے تقاضے کو بہترین رنگ میں پورا کرنے والے ہوں۔ میں یہ بتانا بھول گیا تھا کہ آج جماعت احمدیہ گیمبیا بھی اپنا وقفِ نو اجتماع منعقد کر رہی ہے۔ اس لئے وہ بھی ایم ٹی اے کے ذریعہ سے ہمارے اجتماع کا حصہ ہیں۔

اللہ تعالیٰ آپ سب پر فضل فرمائے۔ اب دعا میں شامل ہو جائیں۔

آخر پر حضور انور نے دعا کروائی جس کے ساتھ اجتماع اپنے اختتام کو پہنچا۔

☆......☆......☆

غزل

مجھ سے ہے اس کی دشمنی صدیوں پہ جو محیط
کرتی ہے میرا پیچھا وہ آسیب کی طرح

چہرے پہ آ ہی جاتی ہیں دل کی سیاہیاں
رنگت سفید و سرخ ہو گو سیب کی طرح

ٹوٹے نہ ربط یار سے کوئی بھی عمر ہو
ہووے بسر شباب بھی یاں شیب کی طرح

دینا ہے کردنی کا تجھے ایک دن حساب
یہ ہے اٹل حقیقت لاریب کی طرح

امۃ الرشید بدر

مرتبہ: مکرم اویس احمد نصیر صاحب

عرب دنیا

حضرت مسیح موعود کی
اہل عرب سے محبت

آپ اہل عرب کو مخاطب کر کے فرماتے ہیں۔
"اے میرے بھائیو۔ میں تم سے محبت کرتا ہوں، تمہارے ملک سے محبت کرتا ہوں، تمہارے راستوں کی ریت اور تمہاری گلیوں کے پتھروں سے محبت کرتا ہوں اور تمہیں دنیا کی ہر چیز پر ترجیح دیتا ہوں۔ اے عرب کے جگر گوشو۔ اللہ تعالیٰ نے تم کو بہت بڑی بڑی برکات اور بہت سے فضلوں سے سرفراز فرمایا ہے اور بڑی رحمتوں کا مرجع بنایا ہے۔ تم میں اللہ کا وہ گھر ہے جس کی وجہ سے ام القریٰ کو برکت دی گئی اور تم میں نبی کریم ﷺ کا روضہ ہے جس نے دنیا بھر میں توحید کی اشاعت کی۔ اللہ تعالیٰ کا جلال ظاہر کیا اور تم سے وہ قوم نکلی جس نے اللہ اور رسول سے پورے دل اور پوری روح اور پوری عقل کے ساتھ محبت کی اور اپنے مال اور اپنی جانیں اللہ کے دین اور اس کی پاکیزہ ترین کتاب کی اشاعت کے لئے خرچ کر دیں۔ پس تم ان فضائل کے ساتھ مخصوص ہو اور جس نے تمہاری عزت نہیں کی وہ ظالم اور حد سے بڑھنے والا ہے۔"

لبنان میں مسلم اور مسیحی
برادری کی یکجہتی

لبنان میں مسلم اور مسیحی برادری نے طویل مذہبی خانہ جنگی کے بعد مل جل کر زندگی گزارنے کا ایک نیا سفر شروع کیا ہے۔ بیروت میں مسلم اور مسیحی برادری نے آپس میں ہم آہنگی کی کوشش کرتے ہوئے بیک وقت اپنی عبادت گاہوں پر روشنیاں جلائیں۔ مسیحی برادری نے "سینٹ جارج کیتھڈرل چرچ" کے ٹاور پر لگی روشنیاں اور مسلمانوں نے چرچ کے قریب واقع مسجد "محمد الامین" کے میناروں سے برقی قمقمے روشن کئے۔ جارج سینٹ کیتھڈرل چرچ کی تاریخ 15 ویں صدی عیسوی سے شروع ہوتی ہے۔ اس چرچ کا مرکزی ٹاور مسجد "محمد الامین" کے چاروں میناروں کی اونچائی کے برابر ہے۔ اس مسجد کے قائم کرنے کا مقصد بھی یہی تھا کہ لبنان کے عیسائی اور مسلمانوں میں باہم اتحاد پیدا ہو۔

کویت کا صوبہ "الاحمدی"

کویت کے چھ صوبوں میں سے ایک صوبہ "الاحمدی" ہے۔ یہ کویت کے صوبہ "جھراء" کے بعد کویت کا دوسرا بڑا صوبہ ہے۔ اس صوبے کے 20 اضلاع ہیں۔ صوبہ "الاحمدی" کے مشہور مقامات میں سے خیران کے علاقہ میں واقع "سیرگاہ خیران" ہے۔ جو شہر کویت سے تقریباً 120 کلومیٹر دور ہے۔ اس میں دو بہت شاندار سوئمنگ پولز ہیں اور یہ سیرگاہ ایک خوبصورت اور صاف ساحل سمندر پر واقع ہے۔ اس میں ایک کڈز کلب بھی ہے جس میں بچوں کے لئے تفریح کے مختلف مواقع مہیا کئے گئے ہیں۔ اس کا افتتاح 23 فروری 1987ء کو ہوا۔

صوبہ الاحمدی کے ایک شہر کا نام بھی الاحمدی ہی ہے۔ اس شہر کا نام 1946ء میں بادشاہ الشیخ احمد الجابر الصباح کے نام سے پڑا۔ شہر میں ایک خوبصورت چڑیا گھر ہے۔ کویت کی ایک بہت بڑی تیل کی کمپنی KNPC (کویت نیشنل پٹرولیم کمپنی) کا ہیڈ کوارٹر بھی "الاحمدی" میں واقع ہے۔ احمدی شہر میں ایک مشہور کلب ہے جس کا نام جباری کلب ہے اس میں ورزش کے علاوہ تفریح کے لئے مختلف جگہیں ہیں۔

سعودی مذہبی رہنما کا ایک
فنکار کے متعلق بیان

سعودی عرب کے شہر "عسیر" کے سرکردہ مذہبی رہنما نے ایک بیان میں سعودی فنکار ناصر القصبی کے لئے کافر اور دیوث جیسے الفاظ استعمال کئے جس پر القصبی نے عدالت سے رجوع کیا۔ عدالت نے ملزم کو طلب کیا اور اسے 45 دن تک جیل میں قید رکھنے کے ساتھ ملازمت سے برطرف کرنے کا حکم دیا ہے۔ عدالتی فیصلہ پر اپنے ردعمل میں فنکار ناصر القصبی نے کہا کہ عدالت کا فیصلہ عدلیہ کی بالادستی کا منہ بولتا ثبوت ہے۔
(سعودی آن لائن اخبار "صحیفۃ المرصد" 31۔ اکتوبر 2016ء)

مصری مبلغ کا مہدی منتظر
ہونے کا دعویٰ

مصر کے مبلغ محمد بن عبداللہ نصر نے پچھلے دنوں مہدی منتظر ہونے کا دعویٰ کیا ہے۔ مصر میں یہ الشیخ میزو کے نام سے مشہور ہیں۔ عرب میڈیا نے اس خبر کی خوب تشہیر کی۔ الشیخ میزو نے سوشل میڈیا کی ایک مشہور ویب سائیٹ پر مہدی منتظر ہونے کا دعویٰ کیا اور تمام مسلمانوں سے بیعت کا مطالبہ کرتے ہوئے کہا۔
"میں اعلان کرتا ہوں کہ میں مہدی منتظر (محمد بن عبداللہ) ہوں جس کے بارہ میں پیشگوئیاں موجود ہیں اور میرے آنے کا مقصد دنیا میں عدل کا قیام ہے۔ میں سنیوں، شیعوں اور دنیا کی تمام قوموں کو بیعت کرنے کا مطالبہ کرتا ہوں کیونکہ میں درج ذیل حدیث کے مطابق آیا ہوں۔
ترجمہ: "دنیا ختم ہونے میں اگر ایک دن بھی باقی رہ گیا تو اللہ تعالیٰ اس دن کو اتنا لمبا فرما دے گا کہ اس میں مجھ سے یا میرے اہل بیت میں سے ایک شخص کو بھیجے گا جس کا نام میرے نام جیسا اور اس کے والد کا نام میرے والد کے نام جیسا ہوگا اور زمین کو عدل وانصاف کے ساتھ اسی طرح بھر دے گا جیسا کہ زمین ظلم وزیادتی سے بھری تھی۔"
مصر کی وزارت اوقاف کے سابق وکیل الشیخ صبری عبادہ نے مصری ٹی وی چینل "الحور" کے پروگرام "90 دقیقۃ" میں کہا "محمد بن عبداللہ جو کچھ کہہ رہا ہے محض خرافات ہیں جس کی کوئی دلیل نہیں ہے۔ اسلام کو اس سے کوئی نقصان نہیں پہنچتا کہ محمد بن عبداللہ اسلام میں رہے یا خارج ہو جائے۔"
(مصری اخبار "الیوم السابع" 21 نومبر 2016ء)
ذرائع کے مطابق اس کے دعویٰ کے بعد شہری مشتعل ہو گئے اور عدالتی کارروائی کا مطالبہ کیا۔

مراکش کی عربی زبان
اور ایک لطیفہ

مراکش کی سرکاری زبان عربی ہے۔ دیگر عرب ممالک کی طرح مراکش میں بھی عربی کے مختلف لہجوں کا استعمال ہوتا ہے۔ مثلاً مراکش کے علاقہ فیز کے لوگ "ق" کی جگہ الف همزہ استعمال کرتے ہیں۔ اس کے حوالہ سے ایک لطیفہ مشہور ہے کہ ایک استاد نے کلاس میں بچوں سے پوچھا کہ تمام طلباء اپنا نام بتائیں۔ لڑکوں نے اپنا اپنا نام بتانا شروع کیا تو ایک لڑکا کہتا کہ میرا نام "اسم" ہے۔ استاد نے کہا دوبارہ بتاؤ۔ لڑکے نے پھر کہا "اسم"۔ استاد نے کہا کہ اسم نہیں بلکہ قاسم ہے۔ وہ لڑکا مراکش کے علاقہ فیز کا تھا۔ فیز کے لوگ "ق" کی جگہ الف همزہ ادا کرتے ہیں۔ استاد نے صحیح تلفظ ادا نہ کرنے پر اسے مارا۔ اس کے بعد اس کے ساتھی کی باری تھی جو استاد کے غصہ کی وجہ سے خوف زدہ تھا۔ استاد نے اس سے نام پوچھا تو لڑکے نے کہا کہ میرا نام "قحمد" ہے۔ حالانکہ اس کا نام احمد تھا۔
(کتاب Humor and Moroccan Culture مصنف Matthew Helmke ایڈیشن 2007ء مطبوعہ امریکہ ص 22)

عرب دنیا کی خبریں

☆ سعودی عرب کے مبلغ سعید بن فروہ نے لڑکیوں کے میڈیکل کالجز میں تعلیم حاصل کرنے کو تنقید کا نشانہ بنایا اور ان والدین کی شدید مذمت کی جو اپنی بیٹیوں کو میڈیکل کالجز بھجواتے ہیں اور کہا کہ اس سے مردوں اور عورتوں میں اختلاط پیدا ہوتا ہے۔ سعودی عرب کے مفتی اعظم الشیخ عبدالعزیز نے کہا کہ مبلغ سعید بن فروہ کے ایسے خیالات انتہائی خطرناک ہیں جبکہ سعودی عرب میں میڈیکل کالجز میں عورتوں اور مردوں کیلئے الگ الگ کیمپس ہیں۔

☆ تیونس کے سابق آمر زین العابدین کے لئے مختص طیارے ایئربس 340 کو ترکی کی فضائی کمپنی نے 7.8 ڈالر میں خرید لیا۔

بحرین

بحرین خلیج فارس میں ایک چھوٹا سا عرب ملک ہے جس کا مطلب "دو سمندر" ہے۔ یہ ایک مجمع الجزائر ہے جو 33 جزائر پر مشتمل ہے۔ بحرین کی قومی زبان عربی ہے اور اس کا دارالحکومت "منامہ" ہے۔ منامہ 2012ء کو عرب تہذیب اور 2013ء کو عرب ممالک کی سیاحت کا دارالخلافہ قرار پایا۔ بحرین کا پہلا عربی روزنامہ "اخبار الخلیج" ہے جو 1976ء میں شائع ہوا۔ تقریباً 32 صفحات پر مشتمل یہ اخبار آج بھی شائع ہوتا ہے اور آن لائن بھی پڑھا جا سکتا ہے۔ حکومتی ٹی وی چینلز میں بحرین ٹی وی، القناۃ 55 اور البحرین الریاضیۃ شامل ہیں۔ مشہور شہروں میں منامہ، محرق، رفاع، البدیع اور مدینہ عیسیٰ شامل ہیں۔ بحرین کو 15 دسمبر 1971ء کو برطانیہ سے آزادی ملی مگر یہ اپنا قومی دن 16 دسمبر کو مناتے ہیں کیونکہ اس دن بحرین کے بادشاہ شیخ عیسیٰ بن سلمان کو تاج پہنایا گیا تھا۔ بحرین کے موجودہ بادشاہ شیخ حمد بن عیسیٰ آل خلیفہ ان کے بیٹے ہیں اور موجودہ وزیراعظم کا نام الشیخ خلیفہ بن سلمان آل خلیفہ ہے۔ مشہور ادیبوں میں علی العجلاوی، قاسم حداد، عطیۃ الجمری، علی الشرقاوی اور ایک ادیبہ حمدۃ خمیس شامل ہیں۔ ملک کا سب سے بلند مقام "کوہ الدخان" ہے جو کہ سطح سمندر سے 440 فٹ بلند ہے۔ بحرین میں فٹ بال، باسکٹ بال اور گھڑسواری زیادہ پسند کی جاتی ہے۔ 2012ء کی اولمپکس میں بحرینی خاتون مریم یوسف جمال نے 1500 میٹر ریس میں میڈل حاصل کیا۔ بحرین کے گاؤں "الخمیس" میں واقع مسجد "الخمیس" کو بحرین کی قدیم ترین مسجد کہا جاتا ہے۔ بحرین کا قومی ترانہ جو کہ "بحرینا ملکینا" یعنی ہمارا بحرین ہمارا بادشاہ کے الفاظ سے شروع ہوتا ہے اور محمد صدقی عیاش کی تخلیق ہے۔ مشہور ایئرپورٹ "بحرین انٹرنیشنل ایئرپورٹ" ہے جو کہ بحرین کے شہر محرق میں ہے۔ دارالخلافہ منامہ سے محرق کا فاصلہ تقریباً پانچ کلومیٹر ہے اور دونوں شہروں کے درمیان ایک پل ہے۔ بحرین کے مشہور مقامات میں بحرین قلعہ، بحرین نیشنل میوزیم، باب البحرین، بیت القرآن، قلعہ شیخ سلمان بن احمد، قلعہ عراد، سوق القیصریہ اور بحرین نیشنل تھیٹر شامل ہیں۔ "بحرین یونیورسٹی" ملک کی سب سے بڑی اور پہلی حکومتی یونیورسٹی ہے جو کہ بحرین کے علاقہ الصخیر میں واقع ہے۔ 1986ء میں یونیورسٹی کا آغاز ہوا۔ یونیورسٹی میں آرٹس، انفارمیشن ٹیکنالوجی، لاء کالج، انجینئرنگ، سائنس کے علاوہ متعدد کورسز کروائے جاتے ہیں۔

☆☆☆☆☆☆